حکیم محمود احمد ظفر (سیالکوٹ)

(آخری قسط)

سیدنا ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ ـــ گورنر کوفہ

آپ شجاعت، جود وسخا اور خلق ومروت میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ مزید برآں نہایت بہترین، ادیب اور باکمال شاعر بھی تھے۔ چنانچہ ابن اثیر نے لکھا ہے:۔

وکان من رجال قریش ظرفاً وحلماً وشجاعةً وادباً وکان من الشعراء المطبوعین۔

آپ قریش کے بہترین آدمیوں میں سے تھے عالی ظرفی کے لحاظ سے حلم اور شجاعت کے لحاظ سے اور ایک بہترین ادیب اور باکمال شاعر تھے۔

(اسد الغابہ جلد ۵ ص۹۱، الاصابہ جلد ۳ ص۶۰۱، تہذیب التہذیب جلد ۱۱ ص۱۴۲)

اصمعی اور ابو عبیدہ کا قول ہے:۔

وکان شاعراً کریماً۔

اور آپ ایک کریم النفس شاعر تھے۔

(اسد الغابہ جلد ۵ ص۹۱)

شیخ الاسلام علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

وکان الولید شجاعاً شاعراً جواداً، قال مصعب الزبیری وکان من رجال قریش وشعرائهم۔

ولید رضی اللہ عنہ شجاع، بہادر، شاعر اور صاحب جود وسخا آدمی تھے، مصعب زبیری کہتے ہیں کہ وہ قریش کے بہترین آدمیوں میں سے تھے اور شعراء میں سے تھے۔

(اصابہ جلد ۲ ص۶۰۱، نسب قریش ص۱۳۸)

ایسا ہی علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ نے بھی لکھا ہے، (ملاحظہ ہو استیعاب جلد ۲ ص۵۵۶)

جیسا کہ سعید بن العاص رضؓ کے تذکرے میں ذکر کیا جا چکا ہے کہ وہ بہت سخی تھے اور اگر کسی سائل کو دینے کے لئے ان کے پاس کچھ نہ ہوتا تو وہ ایک یادداشت بطور ہنڈی لکھ کر دے دیتے اور جب ان کے پاس روپیہ آتا تو سائل وہ یادداشت دکھا کر رقم لے لیتا اور وہ ہر جمعہ کو اپنے غلام کے ہاتھ درہم و دینار کی تھیلیاں بھر بھر کر بھیجتے۔ اسی وجہ سے وہ تین لاکھ درہم یا تیس لاکھ درہم کا قرض چھوڑ کر فوت ہوئے (ملاحظہ ہو استیعاب جلد ۲ صفحہ ۵۵۶، اسد الغابہ ج ۳ صفحہ ۳۱۱، البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۸۱ - ۸۳) یہ سخاوت کی انتہا تھی، لیکن مؤرخین نے لکھا ہے کہ سیدنا ولید رضؓ، سیدنا سعید بن العاص رضؓ سے بھی زیادہ سخی تھے۔ چنانچہ علامہ ابن عبدالبرؒ نے لکھا ہے :-

وکان الولید اسخیٰ منہ	ولید رضؓ سعید رضؓ سے بھی زیادہ سخی، زیادہ
واسن والین جانبًا	عمر رسیدہ اور زیادہ نرم خو تھے۔

(استیعاب جلد ۲ صفحہ ۵۵۶)

سیدنا ولید رضؓ کو جب کوفہ کی گورنری سے معزول کیا گیا اور ان کی جگہ سیدنا سعید رضؓ کو گورنر مقرر کیا گیا تو کوفہ کے بعض شاعروں نے کہا ؎

یا ویلنا ذھب الولید | وجاءنا من بعدہٖ مجوّعًا سعید
ینقص فی الصاع ولا یزید

ہائے ولید چلا گیا اور ان کے بعد سعید، جو بھوکا مرنے والا ہے گورنر بن کر آیا ہے وہ پیمانہ میں کمی کرتا ہے زیادتی نہیں کرتا،

(استیعاب جلد ۲ صفحہ ۵۵۶)

علامہ ابن جریر طبری نے لکھا کہ سیدنا ولید رضؓ کو جب معزول کیا گیا تو کوفہ کی لونڈیاں سیاہ لباس پہن کر یہ اشعار پڑھتی تھیں ؎

یا ویلنا قد عزل الولید | وجائنا مجوّعًا سعید
ینقص فی الصاع ولا یزید | فجوّع الاماء والعبید

ہائے ولید رضؓ معزول ہو گئے اور سعید جو بھوکوں مارنے والا ہے ہمارا گورنر بن کر آیا ہے۔

وہ پیمانہ میں کمی کرتا ہے نہ زیادتی نہیں کرتا، پس اب لونڈیاں اور غلام بھوکے مر گئے

(طبری جلد ۳ صفحہ ۳۲۳)

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ سیدنا ولید بن عقبہ رضؓ کس قدر سخی اور صاحب علم و مروت انسان تھے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ان کی یہ سخاوت اور مروّت ان کے ماں جائے بھائی سیّدنا عثمان بن عفان رضؓ کی آئینہ دار ہے۔

اس طرح کے اور کئی واقعات تاریخ کی کتابوں میں سیدنا ولید بن عقبہ رضؓ کے بارہ میں ملتے ہیں جن سے ان کی ذاتی شرافت اور نسبی شرافت کا پتہ چلتا ہے، لیکن تعصب سے اندھے حضرات نے سیدنا عثمان کے ماں جائے بھائی ہونے کے ناطے ان کی شخصیت کو بھی مختلف اعتراضات سے مجروح کیا جن میں ایک شراب نوشی کا الزام بھی ہے۔ اس الزام کی حقیقت کیا ہے ہم اس کو ذرا تفصیل سے بیان کرنا چاہتے ہیں۔

سیدنا ولید بن عقبہ رضؓ امیر المؤمنین سیّدنا عثمان رضؓ کی جانب سے پانچ سال تک گورنری کے منصب جلیلہ پر فائز رہے۔ انہوں نے اپنے تدبر و سیاست اور علم و بردباری سے کوفہ میں عدل وانصاف کا بول بالا کیا اور اس کو ایک مثالی صوبہ بنا دیا۔ لیکن اس دوران ایک ایسا واقعہ پیش آگیا جس کی وجہ سے کوفہ کے شرپسند عناصر آپ کے سخت مخالف ہو گئے، اور انہوں نے آپ پر شراب نوشی کا گھناؤنا الزام لگا دیا، اور سیّدنا عثمان رضؓ نے ان پر حد جاری کر کے انہیں گورنری سے معزول فرما دیا۔ اس سازش اور غلط الزام کی تفصیلات جو ابن جریر طبری اور دوسرے مؤرخین نے ذکر کی ہیں حسب ذیل ہیں:-

ابوزینب ازدی، جندب ازدی، اور ابو مورع کے بیٹوں نے ایک رات ایک کوفی نوجوان علی بن الحیسمان کے ہاں نقب لگائی اور انہیں قتل کر دیا۔ ان کے پڑوس میں اس وقت مشہور صحابی رسول ابوشریح الخزاعی رضؓ اور ان کے صاحبزادے ٹھیرے ہوئے تھے۔ پڑوس میں شور سن کر ان دونوں حضرات کی آنکھ کھل گئی۔ انہوں نے اس مظلوم کو بچانے کی انتہائی کوشش کی لیکن ان کی کوئی پیش نہ گئی اور وہ نقب زن ابن الحیسمان کو قتل کر گئے۔ سیدنا ولید رضؓ کے ہاں مقدمہ پیش ہوا۔ سیّدنا ابوشریح رضؓ اور ان کے صاحبزادے نے قاتلوں کے خلاف گواہی دی، اس گواہی کی بنا پر سیدنا ولید رضؓ نے قاتلوں کو

قصاص میں قتل کر دیا۔ اس واقعہ سے اشرار کوفہ نے سیدنا ولیدؓ کے خلاف ایک محاذ بنا لیا۔

مقتولین کے باپ اور عزیز واقارب سیدنا ولیدؓ کے سخت مخالف ہو گئے۔ اور وہ سب اس موقع کی تلاش میں رہنے لگے کہ کب سیدنا ولیدؓ سے اس بات کا انتقام لیا جائے۔ چنانچہ طبری کے الفاظ ہیں:۔

.... ابا زینب وابا مورّع وجندبًا وهم يحقرون له منذ قتل ابناءهم ويصنعون لعيون۔	ابوزینب، ابومورّع اور جندب جب سے سیدنا ولیدؓ نے (قصاص میں) ان کے بیٹے قتل کئے، ولید کے بارہ اپنے دل میں بغض وکینہ رکھنے لگے۔

(طبری جلد ۳ صـ۲۲۷)

سیدنا ولیدؓ شعروادب سے بھی خاصا لگاؤ رکھتے تھے۔ ان کا بنو تغلب کا ایک نصرانی شاعر دوست تھا اور اس نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ اس کے ننھیال اُسے اس وجہ سے بہت تنگ کرنے لگے تھے۔ سیدنا ولیدؓ نے اُنکا اس بارہ میں بہت مدد کی تھی۔ اس وجہ سے وہ ان کا بہت ممنونِ احسان تھا۔ پرانے تعلقات اور اس احسان کی وجہ سے وہ کبھی کبھی انہیں ملنے کے لئے آجاتا تھا۔ ایک روز وہ انہیں ملنے کے لئے آیا تھا اور جیسا کہ لکھا جا چکا ہے کہ انہوں نے اپنے مکان کو دروازہ تک نہیں لگایا ہوا تھا تاکہ کسی شخص کو ان کے پاس آنے میں رکاوٹ نہ ہو۔ جب یہ نومسلم شاعر آپ کے پاس آیا ہوا تھا تو ابومورّع اور دیگر چند اشرار کوفہ اچانک ان کے مکان میں آگئے۔ سیدنا ولیدؓ نے ایک خوان میں کچھ انگور رکھے ہوئے تھے اور یہ دونوں حضرات کھا رہے تھے۔ جب یہ اشرار کوفہ اچانک مکان میں آدھمکے تو سیدنا ولیدؓ نے وہ خوان تخت کے نیچے چھپا لیا۔ ان لوگوں کو شبہ ہوا کہ شاید یہ کوئی شراب کی بوتل تھی جو سیدنا ولیدؓ اس نومسلم شاعر کے ساتھ مل کر پی رہے تھے جس پر وہ ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے۔

اشراف کوفہ کو جب ان کی اس حرکت کا علم ہوا تو انہوں نے ان شرپسندوں کو ملامت کی، لیکن سیدنا ولیدؓ نے چشم پوشی فرماتے ہوئے اشراف کوفہ کے غصہ کو ٹھنڈا کر دیا۔ مگر سیدنا ولیدؓ کی چشم پوشی نے انہیں بجائے پشیمان ہونے کے دلیر بنا دیا۔ ابومورّع اور اس کے ساتھی سیدنا عثمانؓ کے پاس

پہنچ گئے اور سیدنا ولیدؓ کی معزولی کا مطالبہ کر دیا۔ لیکن سیدنا عثمانؓ نے ان کے اس مطالبہ کو درخور اعتنار نہ سمجھا اور وہ ناکام واپس آئے۔

اس دوران میں ایک اور واقعہ رونما ہو گیا۔ وہ یہ کہ ایک جادوگر کوفہ آیا۔ اس کی بعض حرکات کی وجہ سے قاضئ کوفہ سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے اس کے قتل کا فتویٰ دیا۔
سیدنا ولیدؓ اس کو قتل کرنے ہی لگے تھے کہ ان اشرار میں سے ایک نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کو قتل کر دیا۔ سیدنا ولیدؓ نے اس قاتل کو اقدام بے جا کے الزام میں قید کر دیا۔ اشرار کوفہ نے اس موقع پر پھر ان کی معزولی کی کوشش کی لیکن وہ کامیاب نہ ہوئے اور ان کے دلوں میں گورنر کوفہ کے بغض وعداوت کی آگ تیز تر ہو گئی۔

اب ان لوگوں نے ایک اور سازش تیار کی۔ ایک رات سیدنا ولیدؓ کے ہاں مجمع زیادہ تھا۔ مجلس برخاست ہونے کے بعد جب سب لوگ چلے گئے تو ابو مورع اور ابو زینب چلے جانے کی بجائے ایک کونے میں چھپ کر بیٹھ گئے۔ سیدنا ولیدؓ تکان کی وجہ سے تکیہ پر سر رکھ کر لیٹ گئے۔ اور ان کی آنکھ لگ گئی۔ ان دونوں نے آگے بڑھ کر ان کے ہاتھ سے انگوٹھی اتار لی اور بھاگ گئے۔ سیدنا ولیدؓ جب بیدار ہوئے تو دیکھا کہ ہاتھ میں انگوٹھی نہیں ہے۔ سخت پریشان ہوئے۔ آپ کو بعد میں معلوم ہو گیا کہ انگوٹھی اتارنے والے کون تھے؟ آپ نے اپنے آدمی دوڑائے تاکہ انہیں ڈھونڈھ نکالا جائے۔ لیکن وہ یہ انگوٹھی مدینہ منورہ لے کر چلے آئے۔ یہاں آکر انہوں نے سیدنا ولیدؓ پر شراب نوشی کا الزام عائد کر دیا اور اپنے اس الزام کو صحیح ثابت کرنے کے لئے دلیل یہ دی کہ وہ نشے میں مدہوش تھے اور اس حالت میں ہم نے ان کے ہاتھ سے انگوٹھی اتاری ہے ایک گواہ نے یہ گواہی دی کہ اس نے اپنی آنکھوں سے انہیں شراب پیتے دیکھا ہے اور دوسرے نے یہ کہا کہ اس نے شراب کی قے کرتے دیکھا ہے، جس پر سیدنا عثمانؓ نے گورنر کوفہ سیدنا ولیدؓ کی طلبی فرمائی اور ان پر حد جاری کی اور انہیں اس عہدہ سے معزول کر دیا۔

یہ تھا وہ واقعہ جو طبری اور ابن اثیر نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔ نہ اس میں یہ مذکور ہے کہ انہوں نے نشہ کی حالت میں نماز پڑھائی اور نہ ہی "اور پڑھاؤں" کے الفاظ مذکور ہیں۔ معلوم نہیں ابن عبدالبر اور چند اور حضرات نے یہ الفاظ کہاں سے لئے ہیں۔ طبری نے شیعہ ہونے کے باوجود یہ الفاظ

نقل نہیں کئے۔

یہ ایک سازش تھی جو سیدنا ولیدؓ کے خلاف اشرارِ کوفہ نے کی۔ اس میں حقیقت کا کوئی شائبہ نہیں تھا اور اس سازش میں پیش پیش ابوزینب بن عوف اور ابو مورع تھے۔ جن کے لڑکوں کو قتل کے قصاص میں سیدنا ولیدؓ نے قتل کروایا تھا۔ چنانچہ طبری نے لکھا ہے :-

" اشرارِ کوفہ، کوفہ میں جمع ہوئے اور انہوں نے سیدنا ولیدؓ کو معزول کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے لئے شراب نوشی کی سازش ابوزینب اور ابو مورع نے تیار کی اور شہادت بھی انہوں نے دی "۔ (طبری جلد ۳ صفحہ ۳۲۹)

طبری ہی میں ہے کہ سیدنا ولیدؓ کو جب گورنری سے معزول کر کے مدینہ طیبہ بلایا گیا تو ابو مورع اور ابوزینب نے اس بات کی شہادت دی کہ سیدنا ولیدؓ نے شراب پی ہے۔ سیدنا ولیدؓ نے قسم کھا کر کہا کہ میں نے شراب نہیں پی، لیکن شہادتیں پیش ہو چکی تھیں۔ (خواہ وہ جھوٹی ہی تھیں) اس وجہ سے سیدنا عثمانؓ نے ان پر حد جاری کرنے کا حکم فرمایا لیکن ساتھ ہی فرمایا :-

فنقیم الحدود ویبوء شاهد الزور بالنار فاصبر یا اخی (طبری ج ۳ صفحہ ۳۲۹)	ہم تو حد جاری کریں گے اور جھوٹے گواہ جہنم میں جائیں گے۔ اے میرے بھائی تم صبر کرو!

ایک اور روایت میں ہے کہ سیدنا ولیدؓ نے دربارِ خلافت میں عرض کی :-

" امیر المؤمنین! میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ یہ دونوں (گواہ) میرے دشمن ہیں، اور مقتولین کے وارث ہیں۔ زخم خوردہ ہیں۔ سیدنا عثمانؓ نے فرمایا۔ میرے بھائی! فکر نہ کرو۔ ہم تو اس شہادت کے مطابق عمل کریں گے جو ہمارے پاس پہنچ چکی ہے۔ ظالم سے خدا بدلہ لے گا اور مظلوم کو جزا دے گا"

(طبری جلد ۳ صفحہ ۳۲۹)

شاہدین نے کیا شہادت دی۔ یہ ابن کثیرؒ کے الفاظ میں سنئے :-

شهد بعضهم علیه انه شرب الخمر و شهد آخر انه رآه یتقایاها	بعض نے ان کے خلاف یہ گواہی دی کہ انہوں نے شراب پی اور دوسروں نے کہا کہ انہوں نے شراب کی قے کرتے

دیکھا۔ (البدایہ والنہایہ جلد ۷ ص۱۵۵)

علامہ طبری نے لکھا ہے کہ سیدنا ولیدؓ کے خلاف دو گواہوں نے گواہی دی۔ ان گواہی دینے والوں میں ابوزینب اور ابومورع نہ تھے، بلکہ ایک حمران تھا اور دوسرا ایک اور شخص۔ سیدنا عثمانؓ نے جب ان گواہوں سے پوچھا کہ تم کس بات کی گواہی دیتے ہو؟

اتشهد ان انكما رأيتماه يشرب الخمر۔	کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ تم نے ولید کو شراب پیتے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے؟
انہوں نے جواب دیا لا وخافا	نہیں اور وہ دونوں ڈرے۔

، یعنی اس واقعہ کو چشم دید اور آنکھوں دیکھا کہتے ہوئے ڈرے۔

سیدنا عثمانؓ نے پوچھا کہ پھر تم کس بات کی شہادت دیتے ہو؟ جواب دیا کہ وہ قے کر رہے تھے اور شراب کے قطرے ان کی ڈاڑھی سے ٹپک رہے تھے۔

(طبری ج ۳ ص۳۳)

یہ شہادت نہ تو قطعی تھی اور نہ ہی چشم دید، لیکن اس کے باوجود آپ نے سیدنا سعید بن العاصؓ کو حد جاری کرنے کا حکم فرمایا۔ اس پر سیدنا سعیدؓ نے کہا:

يا امير المؤمنين! انشدك الله فوالله انهما لخصمان موتوران	امیر المؤمنین! خدا کی قسم یہ دونوں دشمنی کی وجہ سے ان سے انتقام لینا چاہتے ہیں۔

لیکن امیر المؤمنینؓ نے اس کے جواب میں فرمایا!

"تم حد جاری کرو۔ ہم تک جو چیز پہنچی ہے ہم اس کے مطابق عمل کریں گے۔ جس نے کسی پر دست درازی کی، اللہ تعالیٰ خود اس کے بدلہ میں ظالم سے نمٹ لیں گے۔ اور مظلوم کو اس کی جزا دیں گے۔" (طبری جلد ۳ ص۳۲۹)

جن لوگوں نے آپ کے خلاف شہادت دی تھی ان میں سے ایک شخص کا نام بعض روایات میں حمران نقل کیا گیا ہے۔ حمران کیسا شخص تھا اس کے بارہ میں الاستاذ محب الدین الخطیب فرماتے ہیں۔

وہ سیدنا عثمانؓ کے غلاموں میں سے تھا۔ سیدنا ولیدؓ کے خلاف شہادت دینے سے سے پہلے بھی وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا رہتا تھا۔ اس نے مدینۃ الرسول میں ایک ایسی مطلقہ عورت سے شادی کر لی تھی جو ابھی پہلے خاوند کی عدت میں تھی۔ وہ اس کے پاس گیا۔ جس جس پر سیدنا عثمانؓ اس پر سخت غصے ہوئے۔ اس وجہ سے اور دوسرے کئی ایک امور کی وجہ سے سیدنا عثمانؓ نے اسے اپنی خدمت سے برطرف کر کے شہر بدر کر دیا تھا۔ وہ کوفہ چلا گیا تھا اور وہاں بھی فساد و فتنہ برپا کرنے کی حرکات کرنے لگا۔ وہاں اس نے ایک عابد اور صالح شخص عامر بن قیسؓ پر افتراء پردازی کی اور ارباب حکومت کے پاس اس کی جھوٹی خبریں پہنچائیں۔ اس پر اسے شام بھیج دیا گیا"

(العواصم من القواصم ص ۹۸ تعلیقہ)

یہی شخص سیدنا ولید بن عقبہؓ کے خلاف گواہی دینے کے لئے مدینہ طیبہ آیا یا لایا گیا تھا، جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ سازش تھی جو سبائیوں نے سیدنا ولیدؓ کے خلاف کی تھی، اس جرم سے ان کا کوئی تعلق نہیں تھا۔

چنانچہ شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانیؒ نے لکھا ہے کہ:۔

ویقال ان بعض اهل الکوفة تعصبوا علیه فشهدوا علیه بغیر الحق۔ (الاصابہ ج ۳ ص ۶۰۱)	اور کہا جاتا ہے بعض اہل کوفہ نے ولیدؓ کے ساتھ تعصب سے کام لیا اور ان کے خلاف ناحق شہادت دی۔

اس واقعہ کے بارے میں کچھ مزید لکھنے سے قبل ہم ایک حدیث کے بارہ میں کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں جس کو امام مسلمؒ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

حدثنا حضین بن المنذر ابو ساسان قال شهدت عثمان بن عفان اتی بالولید قد صلی الصبح رکعتین ثم قال ازیدکم فشهد علیه رجلان احدهما	ہم سے حدیث بیان کی حضین بن المنذر ابو ساسان نے، وہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا عثمان بن عفانؓ کے پاس اس وقت موجود تھا۔ جب ولید بن عقبہؓ کو لایا گیا۔ انہوں نے صبح کی دو رکعتیں پڑھی تھیں اور پھر کہا تھا" اور زیادہ کروں"،

حمران انّه شرب الخمر وشهد آخر انّه رأه يتقيأ فقال عثمان انّه لم يتقيأ حتّٰى شربها فقال يا علی قم فاجلده -
(مسلم جلد ۲ صـ۷۲)

پس ان پر دو آدمیوں نے گواہی دی، جن میں ایک حمران تھا - اس نے گواہی دی کہ سیدنا ولیدؓ نے شراب پی اور دوسرے نے گواہی دی کہ میں نے اسے شراب کی قے کرتے دیکھا، اس پر سیدنا عثمانؓ نے فرمایا کہ قے تو تب ہی کی جب اس نے شراب پی - پھر آپ نے فرمایا اے علیؓ! اٹھو اور اس کو کوڑے لگاؤ -

یہ ذہن میں رہے کہ خلافت فاروقی اور خلافت عثمانی میں مجرموں پر سزا نافذ کرنے کا عمل سیدنا علی بن ابی طالبؓ کے سپرد تھا - سیدنا عثمانؓ نے جب سیدنا علیؓ کو سزا دینے کے بارہ میں کہا تو حدیث میں آتا ہے:-

فقال علی قم یا حسن فاجلده فقال الحسن ولّ حارها من تولّٰی قارها فکانه وجد علیه فقال یا عبد الله بن جعفر قم فاجلده وعلی یعدّ حتّٰی بلغ اربعین فقال امسك!
(مسلم جلد ۲ صـ۷۲)

سیدنا علیؓ نے اپنے بیٹے حسنؓ سے کہا کہ اٹھو اور اس کو کوڑے لگاؤ سیدنا حسنؓ نے کہا کہ اس کی گرمی اسی کے سپرد کیجئے - جس نے اس کی ٹھنڈک کا مزہ لیا - پس انہوں نے کہا کہ اے عبد اللہ بن جعفرؓ! تم اٹھو اسے کوڑے لگاؤ - چنانچہ عبد اللہ بن جعفرؓ نے اسے کوڑے لگائے اور سیدنا علیؓ گنتے رہے - جب وہ چالیس کوڑوں پر پہنچے تو سیدنا علیؓ نے فرمایا بس کرو!

اس حدیث کے مطابق گواہوں نے جو گواہی دی وہ صرف اتنی تھی کہ ایک گواہ نے کہا کہ میں نے ولیدؓ کو شراب پیتے دیکھا اور دوسرے نے کہا کہ میں نے اسے شراب کی قے کرتے دیکھا۔ یہ کسی گواہ نے نہیں کہا کہ انہوں نے صبح کی دو رکعتیں پڑھا کر کہا تھا کہ "کیا اور پڑھاؤں" یہ بیان حضین بن المنذر کا ہے اور انہوں نے غالباً یہ بات اس شہرت کی بنا پر کہی جو ان کی روایت بیان کرتے وقت تک ہو چکی تھی۔ اس سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ نماز کا نفسِ واقعہ سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ گواہوں نے اپنی گواہی میں نماز کا کوئی ذکر نہیں کیا اور حضین اس واقعہ کے نہ تو گواہوں کی فہرست میں موجود ہیں اور نہ اس واقعہ کے وقت وہ کوفہ میں موجود تھے۔

عجیب بات یہ ہے کہ یہی روایت حضین بن المنذر سے مسند احمد میں تین مقامات پر نقل ہوئی ہے اور صحیح مسلم میں جس شخص نے یہ واقعہ حضین سے سنا ہے مسند احمد میں بھی وہی راوی ہے (ملاحظہ ہو مسند احمد جلد ۱ ص۸۲، ص۱۴۰، ص۱۴۴، ص۱۴۵) جلد اول کے صفحہ ۸۲ اور صفحہ ۱۴۰ پر جہاں یہ حدیث بیان ہوئی ہے ان دونوں مقامات پر حضین کی زبان سے نماز کا کوئی ذکر نہیں اور نہ ہی کسی دوسرے نے نماز کا ذکر کیا ہے۔ شاید بعد والے راویوں نے یہ محسوس کیا کہ نماز کی بات گواہوں کی بیان کردہ تو نہیں ہے اس لئے انہوں نے صرف حد پر اقتصار کیا لیکن مسند احمد کے تیسرے مقام (جلد ۱ ص۱۴۴) پر جہاں یہ حدیث بیان ہوئی ہے وہاں نماز کا ذکر "مسلم" کی روایت کی طرح حضین کی زبان سے نقل ہوا ہے، لیکن وہاں دو رکعتوں کی بجائے چار رکعتوں کا ذکر ہے جو مسلم کی روایت سے معارض ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں میں سے ایک روایت میں تحریف ہوئی ہے۔

ان دونوں حالتوں میں نماز کا ذکر گواہوں کا نہیں بلکہ حضین بن المنذر کا ہے اور وہ گواہ نہیں ہیں اور نہ ہی وہ جائے واردات پر موجود تھے، لہذا نماز کا ذکر سبائیوں اور فتنہ پردازوں کی ایجاد ہے۔

اس کے علاوہ طبری اور ابن اثیر نے اپنی تاریخوں میں اس بارہ میں جو روایات نقل کی ہیں ان میں بھی نماز کا کوئی ذکر نہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا ولیدؓ کی طرف شراب پینے کا یہ فعل سازش کے تحت منسوب کیا گیا ہے۔ حقیقت میں وہ اس فعل کے مرتکب نہیں ہوئے تھے۔ ان کے خلاف دربار خلافت میں جو گواہ پیش ہوئے ان کے ناموں میں بھی اختلاف ہے اور اگر اختلاف نہ بھی مانا جائے (جو کہ درحقیقت ہے) تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ دو گواہوں نے ان کے خلاف گواہی دی

وہ گواہ ابوزینب اور ابومورّع کو مان لیا جائے یا حمران یا دوسرے ایک شخص کو، پھر بھی یہ روایت کہ انہوں نے شراب پی کر نماز پڑھائی غلط معلوم ہوتی ہے کیونکہ وہ گورنر کوفہ تھے۔ نماز میں ان کے پیچھے دو نہیں بلکہ بہت زیادہ شخص ہوں گے۔ دو رکعت یا چار رکعت پڑھانے کے بعد ان کا یہ کہنا کہ "کیا اور پڑھاؤں" صرف دو شخصوں نے نہیں سنا ہوگا بلکہ بہت سارے لوگوں نے سنا ہوگا

یا اگر دو نے ہی سنا ہوگا تو اس جملہ سے انہوں نے وہاں شور مچا دیا ہوگا اور یہ بات کئی کانوں تک پہنچی ہوگی۔ اس وجہ سے صرف دو آدمیوں ہی کو بارگاہِ خلافت میں گواہی نہ دینی چاہئے تھی بلکہ بہت سارے آدمیوں کو گواہی دینا چاہئے تھی۔ کیونکہ یہ گواہی کسی معمولی آدمی کے بارہ میں نہ تھی بلکہ گورنر کوفہ کے خلاف تھی۔ لہٰذا زیادہ لوگوں کو گواہی دینا چاہئے تھی۔ لیکن روایات میں صرف دو گواہوں کا نام آتا ہے اور وہ دو بھی ان کے مخالفین میں سے تھے جیسا کہ روایات میں آتا ہے اور سیدنا ولید بن عقبہؓ نے حد جاری کرتے وقت سیدنا عثمانؓ سے کہہ بھی دیا تھا۔ (ملاحظہ ہو طبری جلد ۳ صفحہ ۳۲۹)

بخاری کی ایک روایت سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ سیدنا عثمانؓ بھی بات سمجھ رہے تھے کہ گواہوں کو غلط گواہی دینے کے لئے پڑھا کر لایا گیا ہے۔ اسی وجہ سے انہوں نے گواہوں کے گواہی دینے کے باوجود حد جاری کرنے میں تامّل کیا۔ جس پر بعض لوگوں نے صحابئ رسول سیدنا عبیداللہ بن عدیؓ کو سیدنا عثمانؓ کے پاس بھیجا۔ انہوں نے بارگاہِ خلافت میں حاضر ہو کر کہا "امیرالمؤمنین! آپ ولیدؓ پر کیوں حد جاری نہیں کرتے؟" آپ نے جواب میں فرمایا "یہ کیسی باتیں میں سن رہا ہوں۔ کیا میرا ان لوگوں پر وہ حق نہیں ہے جو سیدنا ابوبکرؓ اور سیدنا عمر فاروقؓ کا تھا۔"

فامّا ما ذكرت فى شان الوليد بن عقبة فسنأخذه فيه ان شاء الله بالحق۔	اور جو کچھ آپ نے ولید بن عقبہؓ کے بارہ میں کہا تو ہم ان شاء اللہ اس کو جلد ہی حق کے ساتھ پکڑیں گے۔

(بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۴۶۔ صفحہ ۵۴۷)

بخاری جو کتاب اللہ کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب ہے اس میں بھی نماز کا ذکر نہیں ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ سازش کے تحت ان کے ذمہ لگایا گیا تھا۔ حقیقت الامر میں ان

سے یہ فعل صادر نہیں ہوا تھا اور گواہوں نے بالکل جھوٹی گواہی دی تھی۔

اس بحث سے ابن عبدالبرؒ کی ان روایات کی قلعی بھی کھل جاتی ہے جو انہوں نے اپنی کتاب میں نقل کی ہیں، کیونکہ وہ اصمعی، ابو عبیدہ اور کلبی سے مروی ہیں اور یہ تینوں کذاب ہیں۔

(ملاحظہ ہو میزان الاعتدال)

یہ تھا مختصر سا جواب سیدنا ولید بن عقبہؓ کے اس الزام کے بارہ میں جس کو دشمنانِ صحابہ موقع بےموقع اچھالتے رہتے ہیں، اور ایک صحابیٔ رسول پر اتہام لگاتے انہیں ذرا حیا نہیں آتی۔ حالانکہ سیدنا ولیدؓ کا مقام نہایت بلند تھا اور وہ منصب سیدنا عثمانؓ کی خلافت میں ایک اہم عہدہ پر فائز ہوئے۔ بلکہ سیدنا ابوبکرؓ اور سیدنا عمرؓ نے بھی اپنی خلافتوں میں ان کو اہم عہدوں پر فائز فرمایا۔

میں ایرانی ایجنٹ ہوں ○ رشدی کا اعتراف

اس سوال پر کہ "شیطانی آیات" لکھ کر ساری دنیا کے مسلمانوں کو تم نے اپنا دشمن بنالیا۔ کبھی تأسف محسوس نہیں ہوا؟ رشدی بولا: تأسف کاہے کا؟ میں نے زندگی کی بہترین کتاب لکھی۔ لوگوں کے شدید رد عمل سے میں اپنی تخلیق کو برا بھلا کیوں کہنا شروع کر دیتا؟ یہاں تو لوگ اپنی ناجائز اولاد کو بھی برا نہیں کہتے۔ جبکہ میں نے "سٹینک ورسز" پر بہت محنت کی۔ "پینگوئن" نے اسے بڑی محنت اور کاوش سے شائع کیا۔

جس روز ایران کے ایک بڑے ملّانے میرے قتل کا فتویٰ جاری کیا اس روز مجھے یک بارگی ڈر سا لگا اور دل میں ہلکا سا، ایک لمحے کے لئے خیال آیا کہ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے لیکن پھر دل نے تقویت پکڑلی۔ یہ فتویٰ میرے فن اور میرے قلم کی پختگی کی عالمی قبولیت ہے۔ خمینی کے قاتلانہ فتوے کی اطلاع مجھے میرے دوست طارق علی (معروف پاکستانی اشتراکی دانشور، جو خاصے عرصے سے لندن میں مقیم ہے اور گاندھی اور بھٹو پر متنازعہ فیہ کتابیں لکھ کر عالمی شہرت کما چکا ہے) نے دی تو مجھے ایک لمحے کے لئے خوف کے ساتھ حیرت بھی ہوئی۔ حیرت اس لئے کہ اس فتویٰ سے چند ہفتے پہلے ہی

میرے اس ناول "سٹینک ورسز" کا فارسی ترجمہ ہوا تھا اور مترجم کو موجودہ معروف ایرانی رہنما ہاشمی رفسنجانی نے انعام سے نوازا تھا اور اس کے لئے ایک تقریب بھی منعقد ہوئی تھی۔ پھر میں خود بھی شیعہ ہوں۔ اس لئے شیعہ بھائی کو دوسرے شیعہ کا خیال رکھنا چاہیئے تھا۔

(برطانوی جریدے "کمنٹس" سے انٹرویو۔ بشکریہ ہفت روزہ "زندگی" لاہور ۲۵ تا ۳۱ مئی ۹۰ء)